بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ

قرآن کریم کی بے حرمتی کے واقعات میں اضافہ کے اسباب اور سد باب

قرآن جب نازل ہورہا تھا تو اس وقت بھی اس کے بین الاقوامی اثرات اور اسلام کے غلب ممکنہ غلبہ سے خائف لوگ اس کی توہین کے مرتکب ہوتے رہتے تھے جیسا کہ خود قرآن اس پر شاہد وگواہ ہے:...... **وقال الذین کفروا لا تسمعوا لھذا القرآن والغوا فیہ لعلکم تغلبون**...... کافروں نے کہا کہ اس قرآن کو مت سنا کرو بلکہ (اگر اس کی تلاوت ہورہی ہوتو) اس میں شوروغوغا کردو تا کہ تم ہی غالب رہو..............

اور کفار کا یہ شوروغوغا جاری ہے، رہے گا، اور اس کے مقابلہ چنانچہ سد باب کے لئے مسلمانوں کو ہروقت تیار رہنا چاہئے......

اللہ رب العزت جل مجدہ وعلی نے تو ہمیں روز اول سے ہی خبردار کررکھا ہے کہ تمہیں اس دین حنیف دین حق کو قبول کرنے کی پاداش میں بہت سے اذیت ناک مراحل سے گزرنا پڑے گا..............قرآن کریم کی بے حرمتی کے واقعات نئے نہیں،

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز　　　چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

اب کی بار قرآن کریم کی توہین امریکہ کے ایک بڑے پادری نے کی ہے جس کے بارے میں قرآن کریم میں پہلے سے پیشین گوئی موجود ہے کہ **لتبلون فی اموالکم وانفسکم ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذی کثیرا**............ کہ تم اپنے اموال اور اپنی جانوں کی قربانیوں کے حوالہ سے ضرور آزمائے جاؤ گے، اور تمہیں یقینیا تم سے پہلے کے اہل کتاب کی اور مشرکین کی بہت

زیادہ تکلیف دہ باتیں سننا پڑیں گی.............توہین قرآن، توہینِ رسالت، کتنا بڑا جرم ہے اور اس کی سزا کیا ہے، اللہ رب العالمین نے دنیا میں اس کی سزا حالات وزمانہ کی رعایت کرتے ہوئے مسلم امہ کے حکمرانوں پر چھوڑ دی ہے اور اجماع امت سزائے موت پر ہے ......خود اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی سزا اخروی کا ذکر قرآن میں کیا ہے ....ارشاد ہوتا ہے:...... **فلنذيقن الذين كفروا عذابا شديدا ولنجزينهم اسوا الذى كانوا يعملون () ذلك جزاء اعداء الله النار لهم فيها دار الخلدجزاء بماكانوا بآياتنا يجحدون()**

یعنی ہم ضرور چکھائیں گے کافروں کو شدید عذاب کا مزا اور انہیں بدلہ دیں گے بہت برا اس نافرمانی کو جو وہ کیا کرتے تھے ....ان کے لئے ہمیشہ رہنے کا گھر جہنم ہے.....اور یہ سخت سزا اس لئے مقرر کی گئی ہے کہ وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے.....

سورہ حم السجدہ کی اس آیت مبارکہ سے جو نکات واضح ہوئے وہ حسب ذیل ہیں۔

کافروں کی (اہانت قرآن کے جرم کی) سزا سخت ہے نرم نہیں .....لہذا ہمارے ہاں ایسے معاملات پر بعض اہل علم تک کا نرمی کا مطالبہ کرنا اور قرآن دوست کہلانے والوں اور قرآن کا علم رکھنے والوں کا رحمٰن ورحیم خدا سے بھی زیادہ مہربان بننے کی کوشش کرنا اور سزائے سخت کو نرم کرنے کی تجاویز وفتاویٰ دینا قرآن اور ربِ قرآن کے ساتھ صریح زیادتی ہے...........

۲......اس آیت مبارکہ سے یہ بھی واضح ہوا کہ، توہین قرآن معمولی جرم نہیں جرم شدید ہے اسی لئے عذاب شدید کی وعید ہے......

۳......تیسرے یہ کہ اللہ کی آیات کا انکار کرنے کے جرم کی پاداش میں جہنم میں ان کے لئے دارالخلد ہوگا یعنی ہمیشہ کا عذاب

اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ایسے دشمنوں کو جنہیں اللہ نے باقاعدہ دشمن ڈیکلئر کیا ہے (ذلک جزاء اعداء اللہ) کے لئے اللہ کے بندوں کی طرف سے دنیا میں دی جانے والی سزا بھی اتنی ہی شدید اور سخت ہونی چاہئے جتنے ان کی سزا کے لئے قرآن کے الفاظ سخت ہیں اور جتنی

سزائے سخت آخرت میں ان کے لئے طے کردی گئی ہے......

یہ تو تھی قرآن کی اہانت کرنے والوں کے لئے سزا کی بات، اب سوال یہ ہے کہ کیا مسلمان غیر مسلموں کافروں یا اہل کتاب کو ایسی سخت سزا دینے کے قابل ہیں بھی یا نہیں ....زمینی حقائق یہ بتاتے ہیں کہ ایسے لوگوں کو سزا دینا فی زمانہ من حیث القوم مسلمانوں کے لئے ممکن نہیں ....کیونکہ سبھی کفار و مشرکین ، اور یہود و نصاریٰ کے نظام معیشت و معاشیات میں اس بری طرح سے پھنسے ہوئے ہیں کہ ادھار کی کھا کھا کر گردنوں گردنوں تک ان کے مقروض ہیں ......ایسے میں سوائے زبانی احتجاج کے کس میں دم خم ہے جو اٹھے اور محمد قاسم بن کر، یا صلاح الدین ایوبی بن کر، یا نورالدین زنگی بن کر یا خالد بن ولید بن کر ان کے دانت کھٹے کرے..........جب اجتماعی طور پر، حکومتی سطح پر، سرکاری طور پر، اور من حیث القوم بدلہ لینے، سزا دینے یا انتقامی کاروائی کرنے کی کوئی صورت نہ ہو تو پھر سوائے اس کے کیا رہ جاتا ہے جس کا مشورہ اللہ رب العزت نے ہماری کیفیات کو جانتے ہوئے دے رکھا ہے اسی پر عمل کیا جائے اور وہ ہے ...... وان تصبروا وتتقوا ان ذلک من عزم الامور..........کہ ایسے میں اگر تم صرف صبر سے ہی کام لے لو اور تقوی کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دو تو یہی بڑی بات ہے ....اس وقت قرآن اور اس کے ماننے والوں کے خلاف ایک فیصلہ کن گرم جنگ کی جانب حالات کا رخ موڑا جا رہا ہے، دوسری جانب یورپ میں اسلام اس قدر تیزی سے پھیل رہا ہے جو یوروپینز کے تصور سے بھی باہر ہے اس کے ردعمل کے طور پر بیرون یورپ مسلمانوں کو ختم کرنے کے لئے مختلف ہتھکنڈے استعمال کئے جا رہے ہیں۔

لہذا ہمارا قوم اور دانشورانِ قوم کو مشورہ ہے کہ وہ موجودہ حالات کی ذمہ داری ایک دوسرے پر ڈالنے کی بجائے ایسے اقدامات تجویز کریں جن سے مسلم امہ اس قابل ہو سکے کہ وہ مستقبل کی غالب اور حاکم امہ ہو اور پوری دنیا اس کے قرآنی نظام کی رحمتوں کی آغوش میں آجائے.......... **وماذلک علی اللہ بعزیز**..........کیونکہ اس کا وعدہ ہے کہ انتم **الاعلون ان کنتم مؤمنین**..............

☆یکرہ الایثار بالقرب ☆ عبادت میں ایثار مکروہ ہے☆